سلسلہ فتاویٰ: ۲۰

...کیا یہ بھی حرام؟

الشیخ ابن باز اور الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہم اللہ تعالیٰ
سے استفسار

- گانا بجانا
- تصویر سازی
- ڈاڑھی منڈوانا
- ٹخنوں سے نیچے کپڑا
- سگریٹ نوشی
- ممالک کفر کا سفر

مرتب: عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین

مترجم: عبداللہ رفیق

دار الاندلس

موسیقی، تصویرکشی، ڈاڑھی مونڈنا، کپڑا لٹکانا، تمباکونوشی

اور

غیر مسلم ممالک کی طرف سفر کے احکام

مرتب: عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین
مترجم: عبداللہ رفیق
دارالعلوم محمدیہ لاہور

موسیقی کا حکم

﴿از شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ﴾

گانے سننا حرام اور بُرا عمل ہے۔ اس کی وجہ سے دل بیمار اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اللہ کے ذکر اور نماز سے دور ہو جاتے ہیں۔

اکثر اہلِ علم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ ① ''کچھ لوگ فضول اور بے کار چیزیں خریدتے ہیں'' سے مراد موسیقی لی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ ''لھو الحدیث'' سے مراد موسیقی ہے۔ اگر گیت کے ساتھ طبلہ اور سرنگی جیسے آلات بھی ہوں تو اس کی حرمت اور زیادہ سخت ہو جائے گی۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ گانے والے آلات کے ساتھ موسیقی کی حرمت پر اتفاق ہے۔ لہٰذا اس سے دور رہنا ضروری ہے۔

① لقمان : ٦۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَیَکُونَنَّ مِنْ اُمَّتِی اَقْوَامٌ یَسْتَحِلُّونَ الْحَرَّ وَ الْحَرِیرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ)) ①

''میری امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کے آلات کو حلال سمجھ لیں گے۔''

میں آپ کو قرآن اور ''نور علی الدرب'' (سعودی عرب ریڈیو سے اس نام سے دینی پروگرام نشر ہوتے ہیں اردو میں اس نام کا معنی ہے: ''دروازے پر روشنی'' جیسا کہ ہمارے ملک پاکستان میں ''صراطِ مستقیم'' اور " حيّ على الفلاح" کے نام سے ریڈیو میں دینی پروگرام نشر ہوتے ہیں) جیسے پروگرام سننے کی وصیت کرتا ہوں۔ ان میں عظیم فوائد ہیں اور آدمی موسیقی اور گندے گانوں سے بھی بچ جاتا ہے۔

البتہ شادی کے موقع پر دف بجانا اور ایسے گیت گانا جائز ہیں جن میں کوئی حرام چیز نہ ہو، حرام کی طرف دعوت نہ ہو اور نہ حرام کی تعریف وتوصیف ہو۔ رات کے موقع پر تھوڑے سے وقت کے لیے اس کی گنجائش ہے تا کہ لوگوں کو نکاح کا پتہ چل جائے اور نکاح اور حرام کاری کے درمیان فرق ہو

---

① صحیح بخاری کتاب الاشربة باب ماجاء فیمن یستحل الخمر: ۸۳۷/۲۔

جائے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہے۔ ①

شادی میں ڈھول بجانا جائز نہیں۔ صرف دف (بجانے کا چھوٹا سا آلہ) کافی ہے۔ شادی میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال اور گندے اور لچر گانے گانا ٹھیک نہیں۔ اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہیں۔ اس میں بڑے فتنے اور مسلمانوں کی ایذا رسانی ہے۔ جائز گیت بھی تھوڑے سے وقت کے لیے ہونے چاہئیں کیونکہ زیادہ وقت یہ کام کرنے سے صبح کی نماز ضائع ہو جائے گی۔ آدمی اس کو وقت پر ادا نہیں کر پائے گا اور یہ حرام ہے اور منافقین کے اعمال میں سے ہے۔

موسیقی کی حرمت کے بارے سلف صالحین کے اقوال:

❖ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا:

''گانا اور سُر شیطان کا ساز ہے۔''

❖ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

''گانے کا کام غلط کار لوگ ہی کرتے ہیں۔''

---

① دف بجانے اور جائز گیت گانے کے جواز کی دلیل کے لیے دیکھیں بخاری : کتاب النکاح باب ضرب الدف فی النکاح والولیمۃ : ۲/۷۷۳۔

❖ شافعی مذہب کو ماننے والے موسیقی کو باطل اور غلط چیز کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔

❖ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

''گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے، اس لیے میں اس کو پسند نہیں کرتا۔''

❖ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں نے کہا:

''گانے سننا گناہ ہے۔''

❖ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

'' گانے کی ابتدا شیطان سے ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں رحمٰن ناراض ہوجاتا ہے۔''

❖ ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

'' موسیقی کے آلات کے ساتھ سُر اور گیت کی حرمت پر امت کا اتفاق ہے۔''

❀ ❀ ❀

تصویر کشی کا حکم

﴿از شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ﴾

سوال: تصویر کشی کے بارے آپ کی کیا رائے ہے جبکہ لوگوں کے اندر یہ کام عام ہو گیا ہے؟

جواب: انسان اور دیگر جانداروں کی تصویر بنانے کی حرمت کے بارے بہت سی کتب احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مروی ہیں۔ ان میں تصاویر والے پردوں کو پھاڑنے، تصویروں کو مٹانے اور تصویر بنانے والوں پر لعنت بھیجنے اور قیامت کے دن ان کے سخت ترین عذاب کے مستحق ہونے کا تذکرہ ہے۔ میں اس مسئلہ کے متعلق چند احادیث بیان کر کے صحیح اور درست رائے کا ذکر کرونگا۔

❀ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا

ذَرَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً، اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً)) ①

''اس آدمی سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو میری طرح مخلوق بنانے کی کوشش کرتا ہے، وہ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو کا دانہ تو پیدا کر کے دکھائے!''

❁ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْمُصَوِّرُوْنَ)) ②

''قیامت والے دن سخت ترین عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔''

❁ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ)) ③

''تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، ان کو کہا جائے گا جو تم نے بنایا اس میں روح ڈال کر زندہ کرو۔''

---

① بخاری: كتاب اللباس، باب نقض الصور : ٢/ ٨٨٠۔ مسلم : كتاب اللباس والزينة ، باب تحريم تصوير صورة الحيوان : ٢/ ٢٠٢۔

② بخاری : كتاب اللباس، باب عذاب المصورين : ٢/ ٨٨٠ ۔ مسلم : كتاب اللباس والزينة ، باب تحريم تصوير صورة الحيوان : ٢/ ٢٠١۔

③ بخاری : كتاب اللباس، باب عذاب المصورين : ٢/ ٨٨٠ ۔ مسلم : كتاب اللباس والزينة ، باب تحريم تصوير صورة الحيوان : ٢/ ٢٠١۔

❀ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون، کتے کی قیمت اور بدکار عورت کی کمائی سے منع کیا۔ آپ نے سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔ اسی طرح سرمہ بھرنے والی، سرمہ بھروانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ ①

❀ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ، وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ)) ②

’’جو آدمی دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا تو اسے اس میں روح ڈالنے کی تکلیف دی جائے گی لیکن وہ یہ کام کبھی نہ کر سکے گا۔‘‘

❀ ایک آدمی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر کہنے لگا ’’میں یہ تصویریں بناتا ہوں اس بارے فتویٰ ارشاد فرمائیں۔‘‘ انہوں نے فرمایا ’’قریب ہو جاؤ۔‘‘ وہ قریب ہوا تو فرمایا ’’اور قریب ہو جاؤ۔‘‘ وہ اور قریب ہوا تو اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمانے لگے میں تمہیں نبی صلی اللہ

---

① بخاری: کتاب اللباس، باب من لعن المصور: ٢/٨٨١۔

② بخاری: کتاب اللباس بابٌ: ٢/٨٨١ ۔ مسلم: کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان: ٢/٢٠٢۔

علیہ وسلم سے سنی ہوئی حدیث سناتا ہوں، میں نے آپؐ کو فرماتے ہوئے سنا:

((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا تُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ)) ①

’’تصویر بنانے والے کے لیے جہنم میں اس کی ہر بنائی ہوئی تصویر کے بدلے ایک نفس پیدا کیا جائے گا جو اس کو جہنم میں عذاب دیتا رہے گا۔‘‘

اور فرمایا اگر تو یہ کام لازمی کرنا چاہتا ہے تو درخت اور دیگر بے جان چیزوں کی تصویر بنا۔ مزید دیکھیں ”حکم الاسلام فی التصویر“ للشیخ ابن بازؒ ص ۳۷،۳۸“

❀ ❀ ❀

① مسلم : کتاب اللباس والزینة ، باب تحریم تصویر صورة الحیوان : ۲/۲۰۲۔

ڈاڑھی مونڈنے کا حکم

﴿ از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللّٰہ علیہ ﴾

ڈاڑھی مونڈنا حرام اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَعْفُوا اللُّحٰی وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ)) ①

''ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کاٹو۔''

ڈاڑھی مونڈنے والا انبیاء کے طریقہ سے اعراض اور آتش پرستوں اور مشرکوں کے طریقہ کی اتباع کرتا ہے۔ چہرے، جبڑے، رخسار اور ٹھوڑی کے تمام بال ڈاڑھی میں شامل ہیں۔ جیسا کہ اہل لغت نے اس کی وضاحت کی ہے۔ اس لیے مذکورہ جگہوں میں سے کسی جگہ سے بال کاٹنا یا مونڈنا ٹھیک نہیں۔

---

① بخاری : کتاب اللباس، باب اعفاء اللحیٰ : ۸۷۵/۲ ۔ مسلم : کتاب الطھارة، باب خصال الفطرة : ۱۲۹/۱۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَعۡفُوا اللُّحیٰ)) ①

''ڈاڑھیاں چھوڑ دو۔''

((وَ أَرۡخُوا اللُّحیٰ)) ②

''اور ڈاڑھیاں لٹکاؤ۔''

((وَ وَفِّرُوا اللُّحیٰ)) ③

''اور ڈاڑھیاں زیادہ کرو۔''

((وَ اَوۡفُوا اللُّحیٰ)) ④

''اور ڈاڑھیاں پوری رکھو۔''

حدیث کے مذکورہ مختلف الفاظ اس بات کی دلیل ہیں کہ ڈاڑھی میں کوئی حصہ بھی کاٹنا یا مونڈنا جائز نہیں۔

البتہ گناہ گناہ میں فرق ہے۔ ڈاڑھی کاٹنے کی نسبت مونڈنا زیادہ گناہ اور نافرمانی کا کام ہے۔

---

① بخاری : کتاب اللباس باب اعفاء اللحیٰ : ۸۷۵/۲ ـ مسلم : کتاب الطهارة باب خصال الفطرة : ۱۲۹/۱ـ

② مسلم : کتاب الطهارة باب خصال الفطرة : ۱۲۹/۱ـ

③ بخاری : کتاب اللباس باب تقلیم الاظفار : ۸۷۵/۲ـ

④ مسلم : کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة : ۱۲۹/۱ـ

مردوں کے لیے کپڑا لٹکانے کا حکم

﴿ از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللّٰہ علیہ ﴾

تہبند کو تکبر سے لٹکانے کی سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ایسا کرنے والے کی طرف نہیں دیکھے گا، اس سے کلام نہیں کرے گا، اس کو پاک نہیں کرے گا اور اسی کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اگر تکبر کے بغیر ہو تو اس کی سزا یہ ہے کہ ٹخنوں سے نچلے حصہ کو آگ کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ))①

”تین قسم کے لوگوں سے اللہ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا، ان کی طرف نہیں دیکھے گا، ان کو پاک نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ کپڑا لٹکانے والا، احسان جتلانے والا، جھوٹی

① مسلم : کتاب الطهارة باب غلظ تحريم اسبال الازار : ۱/۷۱۔

قسم اٹھا کر اپنے سامان کی مشہوری کرنے والا۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

((مَنْ جَرَّ ثَوبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ①

”جس نے اپنا کپڑا تکبر سے لٹکایا اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔“

یہ حدیث تو تکبر کے ساتھ کپڑا لٹکانے والے کے بارے میں ہے، جو تکبر وغرور کے بغیر یہ کام کرے اس کے بارے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَسْفَلَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ)) ②

”ٹخنوں کے نیچے والا کپڑا جہنم میں جائے گا۔“

اس حدیث میں کپڑے ٹخنوں سے نیچے کرنے کو تکبر کے ساتھ مشروط نہیں کیا گیا۔ پہلی حدیث کی بنا پر یہ واضح اور ٹھیک معلوم نہیں ہوتا کہ اس کو فخر وتکبر سے مقید کیا جائے کیونکہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① بخاری: کتاب اللباس باب من جر ازاره من غير خيلاء: ۸۶۰/۲، مسلم: کتاب اللباس والزینة باب تحریم جر الثوب خیلاء: ۱۹۴/۲۔

② بخاری: کتاب اللباس باب ما اسفل من الکعبین فهو فی النار: ۸۶۱/۲۔

((إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلٰی نِصْفِ السَّاقِ وَلَاحَرَجَ)) اَوْ قَالَ:

((لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِي النَّارِ وَمَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ①

''مومن کا تہبند آدھی پنڈلی تک ہوتا ہے۔ نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان میں کسی بھی جگہ تک رکھنے میں کوئی حرج اور گناہ نہیں۔ جو اس سے نیچے ہے وہ آگ میں جائے گا اور جس نے تکبر سے تہبند لٹکایا اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔''

تکبر کے ساتھ مشروط کرنا اس وجہ سے بھی ٹھیک نہیں کہ دو مختلف کاموں کی دو مختلف سزائیں بیان ہوئی ہیں۔ جب حکم اور سبب مختلف ہوں تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا ٹھیک نہیں ہوتا کیونکہ ایسا کرنے سے دو احادیث کے درمیان تناقض و تعارض لازم آئے گا۔ رہا وہ شخص کہ جس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

① مؤطا امام مالك: كتاب الجامع، باب ماجاء فى اسبال الرجل ثوبه: ص ٧١٠، ابن حبان: كتاب اللباس و آدابه باب ذكر الاخبار عن موضع الإزار للمرء المسلم: ٣٩٩/٨، ابوداؤد: كتاب اللباس باب فى قدر موضع الإزار ٢١٠/٢:۔ علامه ناصر الدين البانى رحمة الله عليه نے اس حديث كو صحيح كہا ہے۔ ديكھيں صحيح ابن ماجه، كتاب اللباس، باب موضع الإزار اين هو ؟: ٢٧٧/٢۔

حدیث سے کپڑا لٹکانے کے جواز کی دلیل لی ہے تو دو وجہ سے یہ استدلال ٹھیک نہیں :

پہلی وجہ:

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ میرے کپڑے کی ایک جانب نیچے لٹکی رہتی ہے البتہ بہت زیادہ خیال و توجہ رکھوں (تو اس سے بچ سکتا ہوں) تو ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ کام تکبر سے نہیں کرتے تھے اور کپڑا نیچے ہونے سے بچانے کے لیے خیال بھی رکھتے تھے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم تکبر سے کپڑا نیچے نہیں کرتے وہ یہ کام کرتے تو قصد و ارادہ سے ہیں۔ ہم ان کو کہتے ہیں اگر تم نے تکبر کے بغیر کپڑے کو نیچے قصد و ارادہ سے کیا تو ٹخنوں سے نچلے حصہ کو سزا دیئے جاؤ گے اور اگر فخر و تکبر سے کیا تو اس سے زیادہ سخت سزا دیئے جاؤ گے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم سے کلام نہیں کرے گا، تمہاری طرف نہیں دیکھے گا، تمہیں پاک نہیں کرے گا اور تمہارے لیے دردناک عذاب ہے۔

دوسری وجہ:

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دے دی کہ وہ تکبر سے چادر لٹکانے والوں میں سے نہیں، ان کے علاوہ اور کون ہے

جس کے لیے یہ گواہی حاصل ہے؟ بس شیطان ان کے لیے اس طرح کی متشابہ اور غیر واضح نصوص کی پیروی کرنے کا دروازہ کھولتا ہے تاکہ ان کے برے اعمال کو ان کے لیے اچھا کر کے پیش کرے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی رہنمائی کر دیتا ہے۔

❀ ❀ ❀

تمباکو نوشی کا حکم

﴿ از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللّٰہ علیہ ﴾

سوال: تمباکو نوشی کا کیا حکم ہے؟ میں آپ سے اس کی بادلائل وضاحت کی امید رکھتا ہوں۔

جواب: تمباکو نوشی حرام ہے۔اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴾①

''اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا تُلْقُوْٓا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾②

''اپنے ہاتھوں کو ہلاکت وتباہی کی طرف نہ ڈالو۔''

طبی لحاظ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس طرح کی چیزوں کا استعمال نقصان کا سبب ہے۔ جب یہ نقصان دہ ہے تو اس کے حرام ہونے

① النساء: ۲۹۔ ② البقرة: ۱۹۵۔

میں کوئی شبہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا ﴾①

''بے وقوفوں کو ان کے وہ مال نہ دو جن کو اللہ نے تمہارے لیے (معاشی) سہارا بنایا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے بے وقوفوں کو مال دینے سے اس لئے روکا ہے کہ وہ فضول خرچی کر کے ان کو خراب کر دیں گے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ تمبا کو اور نسوار وغیرہ کے لیے مال خرچ کرنا فضول خرچی اور مال کو برباد کرنے کا باعث ہے جو آیت مذکورہ کی روشنی میں منع ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے روکا ہے اور یہ بھی فرمایا:

((لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ))②

''عام حالت میں نقصان نہ کرو اور نہ تکلیف کے بدلے میں کسی کو تکلیف دو۔''

---

① النساء: ٥ ۔

② اس حدیث کو بزار اور ابن ماجه نے روایت کیا هے اور علامه ناصر الدین البانیؒ نے اس کو صحیح کہا هے دیکھیں صحیح ابن ماجه ، کتاب الاحکام باب من بنی فی حقه ما یضر بجاره : ٣٩/٢ ۔ سلسلة الصحیحة : ٢٥٠/١ ۔

تمبا کو وغیرہ کا ایک نقصان یہ ہے کہ جب آدمی کو اس کی عادت پڑ جاتی ہے تو نہ ملنے پر آدمی تکلیف محسوس کرتا ہے اور اس پر دنیا تنگ محسوس ہونے لگ جاتی ہے۔ اس طرح آدمی اپنے لئے ایسی چیزیں لازم کر لیتا ہے جس سے پہلے بالکل مستغنی تھا۔

دردمندانہ اپیل:

اے مسلمان بھائی! اے مسلمان بہن! ہم سب پر لازم ہے کہ درج ذیل امور پر محنت کریں۔

(۱) سلف صالحین کے طریقہ کے مطابق کتاب وسنت پر مبنی شرعی علم حاصل کرنا۔

(۲) توحید کو ثابت کرنا اور شرک وبدعت اور گناہوں کی آلائش سے اس کو بالکل صاف اور خالص کرنا۔

(۳) خشوع وخضوع اور اطمینان وسکون سے نمازوں کو بروقت ادا کرنا۔

(۴) مال کی زکوٰۃ نکال کر اس کے حقداروں پر خرچ کرنا۔

(۵) شرعی طریقہ کے مطابق رمضان میں روزے رکھنا اور رمضان کے علاوہ بھی نفلی روزے رکھنے کا اہتمام کرنا۔

(۶) ممکنہ حد تک جلدی سے جلدی فریضۂ حج ادا کرنا۔

(۷) ایک دوسرے کی زیارت وملاقات، خیر خواہی اور نیکی وتقویٰ پر تعاون کر کے رشتہ داریوں کو ملانا۔

(۸) لوگوں کو رشد وہدایت کی حرص ولالچ کے ساتھ، ان کو حکمت ودانائی اور اچھی وعظ ونصیحت کے ساتھ اللہ کی طرف بلانا۔

(۹) طاقت کے مطابق نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

(۱۰) وقت سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ نیک اعمال سرانجام دینا۔

(۱۱) اولاد کی اچھی تربیت کرنا۔

(۱۲) عمدہ واعلیٰ اخلاق وعادات اختیار کرنا۔

(۱۳) کثرت سے استغفار وتوبہ کرنا اور کثرت سے اللہ کی یاد میں مصروف رہنا۔

(۱۴) موت، آخرت کے محاسبہ، جنت اور جہنم کو یاد رکھنا۔

(۱۵) مسلمانوں کی پردہ پوشی اور ان کی عدم موجودگی میں ان کے لیے دعا کرنا۔

اے مسلمان بہن!

تجھے خصوصی طور پر درج ذیل چیزوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیے:

(۱) تنگ، ڈھیلے، چھوٹے یا نیچے سے کھلے کپڑے زیب تن کر کے اجنبی

مردوں کے سامنے زیب و زینت اور خوبصورتی کا اظہار کرنا۔

(۲) لباس یا بالوں کے مختلف فیشن اپنا کر غیر مسلم عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا۔

(۳) ابرو کے بال کھینچنا، (خوبصورتی کے لیے) دانتوں کو کھلا کرنا، ناخن بڑھانا، سرمہ بھرنا اور مصنوعی بال ملانا۔

(۴) دعوتوں میں فضول خرچی اور اسراف، گندی چیزوں کے ساتھ کھانا پھینک دینا۔

(۵) فلمیں اور مختلف ڈرامے دیکھنا اور گندے گانے اور موسیقی سننا۔

(۶) دین سے دور کرنے اور اخلاق خراب کرنے والے ڈائجسٹ اور رسالے پڑھنا۔

(۷) اجنبی ڈرائیور یا خدّام قسم کے لوگوں سے خلوت اختیار کرنا۔

(۸) غیبت اور چغل خوری، مذاق کرنا، جھوٹ بولنا، وعدہ کی خلاف ورزی اور دھوکا دہی۔

(۹) تصویروں والے زیورات یا لباس پہننا یا ایسی کوئی چیز گلے میں لٹکانا۔

(۱۰) رات کو جاگنا، خاص کر غلط، حرام اور بے فائدہ کاموں میں مشغول رہنے کے لیے جاگنا۔

(۱۱) بازاروں میں اکیلے جانا، کیونکہ اس میں فتنے کا خطرہ ہے۔

(۱۲) محرم اور خاوند کے بغیر ہوائی جہاز یا دیگر کسی سواری کے ذریعہ سفر کرنا۔

(۱۳) اجنبی مردوں کے پاس خوشبو اور عطر وغیرہ استعمال کرنا۔

(۱۴) لعن طعن کرنا، گالی گلوچ کرنا، گندے الفاظ استعمال کرنا، اولاد یا اپنے لیے بددعا کرنا اور زمانہ کو برا کہنا۔

(۱۵) ایسے برقعے استعمال کرنا جو چہرے کی خوبصورتی ظاہر کریں اور مردوں کو فتنہ میں مبتلا کریں۔

(۱۶) ایسے کپڑے سے چہرہ ڈھانپنا جو ہلکا یا چھوٹا ہونے کی وجہ سے چہرے کو صحیح طور پر نہ چھپائے۔

❀ ❀ ❀

غیر مسلم ممالک کی طرف سفر اور عقیدہ و اخلاق پر اس کا برا اثر

﴿از شیخ عبدالعزیز بن عبداللّٰہ بن باز رحمۃ اللّٰہ علیہ﴾

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَن لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ))

اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ نے اس امت پر بہت سے احسانات کیے ہیں اور بہت سی منفرد خوبیوں کے ساتھ خاص کیا ہے۔ اس کو بہترین امت قرار دیا ہے جو لوگوں کے لیے پیدا ہوئی ہے۔ یہ لوگوں کو نیکی کا حکم اور برائی سے روکتی اور اللہ پر ایمان رکھتی ہے۔ سب سے بڑی نعمت اسلام کی نعمت ہے۔

جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے شریعت اور ضابطۂ حیات کے طور پر

پسند کی ہے۔اس کو بندوں پر پورا کیا اور اس کے ساتھ دین کو مکمل کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْإِسْلَامَ دِیْنًا ﴾①

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر پسند کر لیا۔''

لیکن دشمنانِ اسلام نے اس عظیم نعمت پر مسلمانوں سے حسد کیا اور ان کے دل کینہ اور غیظ وغضب سے بھر گئے۔اسلام اور مسلمانوں کے لیے ان کی دشمنی اور عداوت کھل کر سامنے آ گئی۔وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں سے یہ نعمتِ اسلام چھین لیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کی دلی کیفیات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ وَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ کَمَا کَفَرُوْا فَتَکُوْنُوْنَ سَوَآءً ﴾ ②

''وہ چاہتے ہیں کہ ان کی طرح تم بھی کافر بن جاؤ اور ان کے برابر ہو جاؤ۔''

مزید فرمایا:

① المائدہ: ۳۔ ② النساء: ۸۹۔

﴿ يَآاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالاً وَدُّوۡا مَا عَنِتُّمۡ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ وَمَا تُخۡفِیۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَكۡبَرُ قَدۡ بَيَّنَّا لَكُمُ الۡاٰيٰتِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴾①

''اے ایمان والو! اپنے علاوہ کسی کو دوست نہ بناؤ، وہ تمہیں نقصان دینے میں کمی نہیں کریں گے، تمہاری تکلیف کو وہ پسند کرتے ہیں، دشمنی ان کی باتوں سے ظاہر ہوگئی ہے اور ان کے سینوں میں چھپی ہوئی عداوت ظاہر سے کہیں زیادہ ہے۔ ہم نے تمہارے لئے آیات کھل کر بیان کردی ہیں، اگر تم عقل سے کام لیتے ہو۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنۡ يَّثۡقَفُوۡكُمۡ يَكُوۡنُوۡا لَكُمۡ اَعۡدَآءً وَّ يَبۡسُطُوۡۤا اِلَيۡكُمۡ اَيۡدِيَهُمۡ وَاَلۡسِنَتَهُمۡ بِالسُّوۡٓءِ وَوَدُّوۡا لَوۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴾②

''اگر وہ تمہیں پالیں تو تمہارے دشمن بن جائیں اور اپنے ہاتھوں اور زبانوں سے تمہیں تکلیف پہنچائیں اور وہ تمہارے کافر بن جانے کو پسند کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

① آل عمران : ۱۱۸۔ ② الممتحنة : ۲۔

﴿ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ﴾①

''وہ تم سے ہمیشہ لڑائی کرتے رہیں گے، حتیٰ کہ اگر ان میں طاقت ہو تو تمہارے دین سے تمہیں برگشتہ کر دیں۔''

ایسی آیات بہت سی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کافر مسلمانوں سے دشمنی اور عداوت رکھتے ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ وہ پوری کوشش کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں ہر چال چلتے اور ہر حیلہ اختیار کرتے ہیں۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ان کے مختلف انداز اور ظاہری و مخفی طریقے ہیں۔

سیر و سیاحت کے کئی ادارے بھی اس بارے بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ اپنی گرمیوں کی چھٹیاں یورپ اور امریکہ میں گزارنے کے لیے لوگوں کو ترغیب دیتے اور انگریزی زبان سکھانے کا چکمہ دیتے ہیں۔ سیر و سیاحت کے شوقین لوگوں کے لیے پروگرام کا پورا شیڈول پیش کرتے ہیں۔ مسافروں کے لیے درج ذیل ''سہولیات'' مہیا کرتے ہیں۔

(ا) بہت سے خطرات کے باوجود انگریز کافر خاندان کو اختیار ہے کہ وہ اپنے پاس طلبہ کو ٹھہرا سکتے ہیں۔

① البقرۃ: ۲۱۷۔

(۲) جس شہر میں طالب علم ٹھہریں وہاں موسیقی کی محفلیں قائم کرنا، تماشگاہیں قائم کرنا اور ڈرامے پیش کرنا۔

(۳) رقص و سرود کے مراکز کی سیر کرانا۔

بعض انگریز علاقوں میں دین سے دور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔

(۱) مسلمان نوجوانوں کو گمراہ کرنے اور دین سے برگشتہ کرنے کے لیے کام کرنا۔

(۲) فساد کے اسباب مہیا کر کے اور اس کو سہل الحصول اور آسان بنا کر اعلیٰ اخلاق برباد کرنا اور برے اخلاق کا عادی بنانا۔

(۳) مسلمان کے عقیدہ میں شکوک وشبہات پیدا کرنا۔

(۴) مغربی تہذیب سے متاثر ہونے کی حوصلہ افزائی کرنا۔

(۵) تکلّف و تصنع سے مغربی بری عادات و اطوار اپنانے پر آمادہ کرنا۔

(٦) دین کے بارے لاپرواہی اور اس کے آداب واحکام کی طرف توجہ نہ کرنے کا عادی بنانا۔

(۷) مغربی افکار و نظریات، عادات واطوار اور غیر شرعی معاشی طریقوں کا مسلمان نوجوانوں کو اس انداز سے خوگر بنانا کہ وہ واپس اپنے ملکوں

میں جا کر اہلِ مغرب کے سپاہی اور کارکن کی حیثیت سے کام کریں۔

اس کے علاوہ بھی دشمنانِ اسلام کے بڑے بڑے مقاصد ہیں جن کو حاصل کرنے کے لیے وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور مختلف حربے اور ظاہری اور پوشیدہ طریقے استعمال کر رہے ہیں۔ اپنے مذموم مقاصد پورا کرنے، اپنے دجل وفریب پر پردہ ڈالنے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے بعض دفعہ وہ اپنے اداروں کے نام عربی انداز سے رکھ لیتے ہیں تاکہ وہ سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسا سکیں۔

میں دنیائے عالم میں سننے والے تمام مسلمانوں کو اس قسم کے اعلانات سے دھوکا کھانے اور ان سے متاثر ہونے کے متعلق خبردار کرتا ہوں کہ ان سے محتاط رہیں۔ یہ حقیقت میں زہرِ قاتل ہے اور دشمنانِ اسلام کی طرف سے خوبصورت کر کے پھیلایا ہوا جال ہے جو مسلمانوں کو دین سے دور کرنے، ان کے عقیدہ میں شکوک وشبہات پیدا کرنے اور ان کے درمیان فتنہ وفساد پیدا کرنے کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ﴾①

① البقرة : ١٢٠۔

''یہود و نصاریٰ آپ سے ہرگز راضی نہ ہونگے حتیٰ کہ تو ان کے دین کی پیروی کرے۔''

میں طلبہ کی نگرانی کرنے والے ذمہ داروں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے ان بیٹوں کی حفاظت کریں۔ غیر مسلم ممالک کی طرف سفر کرنے کی ان کو اجازت نہ دیں کیونکہ اس کے دینی، اخلاقی اور ملکی لحاظ سے بہت سے مفاسد و نقصانات ہیں جن کا ہم پہلے تذکرہ کر چکے ہیں۔ ان کو سیر و تفریح اور گرمیوں کا وقت گزارنے کے لیے مسلمان علاقوں اور ملکوں کی رہنمائی کریں۔ الحمدللہ ایسی جگہیں مسلمان ملکوں میں بہت سی ہیں جو غیر مسلم ممالک سے مستغنی کرنے والی ہیں۔ اس طرح مقصد بھی حاصل ہو جائے گا اور ہمارے نوجوان خطرات اور برے نتائج سے بھی محفوظ رہیں گے۔ ①

اللہ سے التجا ہے وہ مسلمان ممالک اور ان کے باسیوں کو ہر قسم کے شر و فساد سے محفوظ رکھے اور دشمنوں کے مکر و فریب سے بچائے۔

① ہمارے ملک پاکستان میں، سیر و سیاحت اور حصولِ علم کے علاوہ مال و دولت کمانے اور دنیاوی پوزیشن مستحکم کرنے کے لیے بھی غیر مسلم ممالک میں جانے کا عام رواج ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ وہاں لوگ جا کر اگر کوئی دنیاوی فوائد حاصل کر بھی لیں تو ایمان ضائع کر لیتے ہیں یا ان کے اندر بہت سی ایمانی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ (الا ماشاءاللہ) حقیر دنیا کے مفادات کے عوض، ایمان ضائع کر لینا یا اس کو کمزور کر لینا سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی فکر کرتے ہوئے اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (از مترجم)

ان کی بری چالوں سے ان کو ہی تباہ و برباد کرے۔ ہمارے امراء کو ہر ایسے کام اور اقدام کی توفیق دے جس سے دشمنوں کے پروپیگنڈہ کا توڑ ہو سکے اور ہر ایسے کام کی ہمت دے، جس میں مسلمان ممالک اور ان کے رہنے والوں کی بہتری ہو۔ وہی اللہ اس پر قدرت رکھتا ہے۔

((وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ))

❀ ❀ ❀

سنبھل اے مومن باپ! تیری غیرت کہاں گئی؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَرٰى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ يَزْنِيْ)) ①

”اللہ سے بڑھ کر کوئی زیادہ غیرت مند نہیں کہ وہ دیکھے کہ اس کا بندہ یا لونڈی زنا کر رہے ہیں۔“

اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام انسان اللہ کے بندے اور اس کی لونڈیاں ہیں۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

((تَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَ اللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّيْ وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) ②

① بخاری : کتاب النکاح باب الغیرۃ : ۷۸۶/۲۔

② بخاری : کتاب التوحید باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا شخص اغیر من اللہ : ۱۱۰۳/۲۔

’’تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو، اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی غیرت کی وجہ سے ظاہری اور پوشیدہ بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے۔‘‘

غیرت: خودداری اور اپنی رشتہ دار خواتین کی حفاظت، ان کی بے حرمتی پر جوش میں آ جانا بیکار اور نکمے لوگوں کے ہاتھوں اور دیکھنے والوں کی نظروں سے ان کو بچانا اور اس کی فکر کرنا ’’غیرت‘‘ کہلاتا ہے۔

دیوث: دیوث وہ ہوتا ہے جو اپنے اہل وعیال میں بے حیائی کو برقرار رکھتا ہے اور مروی ہے کہ وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ①

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مومن متقی اپنی بیوی، بیٹیوں اور رشتہ داروں

① مکمل حدیث یوں ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((ثَـلٰـثٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلْعَاقُّ وَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ وَالدَّيُّوْثُ))
’’تین قسم کے افراد جنت میں داخل نہیں ہونگے اور قیامت کے دن اللہ ان کی طرف نہیں دیکھے گا۔ اپنے والدین کا نافرمان، مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورت اور دیوث‘‘
[مسند احمد : ۲/۱۳۴ ، بیهقی کتاب الشهادات : ۱۰/۲۲۶ ، مستدرك حاکم: کتاب الایمان : ۱/۱۴۴]
اس حدیث کو حاکم، ذہبی اور علامہ ناصر الدین البانی نے صحیح الاسناد کہا ہے۔ دیکھیں : حجاب المرأة المسلمة : ص ۶۷۔

پرغیرت مند ہوتا ہے۔غیرت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ان کی نگرانی کرتا، ان کے حالات سے باخبر رہتا، ان کو مردوں کے ساتھ میل جول اور ایسے اجتماعات سے روکتا ہے جن میں زیادہ رش اور ازدھام ہوتا ہے۔ ایسی جگہ پر گندے لوگ بھی ہوتے ہیں۔

ہنسی مذاق، الٹی سیدھی اور اخلاق سے گری ہوئی باتیں ہوتی ہیں جو جذبات کو برانگیختہ کرتی اور کمزور ایمان والوں کو برائی اور بے حیائی کی طرف دھکیل دیتی ہیں۔

ایسی ہی گندی جگہوں میں باہمی مکالمے، گفتگو اور وعدے ہوتے ہیں اور سرپرست اپنے بھول پن سے اپنے ماتحت افراد کے بارے حسنِ ظن کا ''شکار'' ہوتا ہے اور خطرناک حالات میں سے دسواں حصہ بھی اس کے دل پر کوئی کھٹکا پیدا نہیں کرتا۔

غیرت مند اور ہوشیار آدمی وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ خواتینِ خانہ کی حفاظت ونگرانی کرتا ہے۔ ان کو گندی فلمیں اور فتنے میں ڈالنے والی تصویریں دیکھنے اور حیاباختہ گانے سننے سے روکتا ہے جو جذبات کو ابھارتے اور انسان کو حرام کاموں کی طرف لے جاتے ہیں۔ اس پر ضروری ہے کہ ذو محرم رشتہ دار خواتین کے بازار اور ہسپتال جاتے ہوئے ساتھ رہے۔ سکول وکالج، تفریحی

پارک اور دیگر جگہوں میں جاتے آتے ان کو اکیلا بھیجنے کی بجائے ان کو لے جانے اور لانے کا خود اہتمام کرے۔اس طرح ان پر کوئی زیادتی نہ کرے گا اور وہ بات کے ساتھ یا کسی اور طریقہ سے سستی نہیں کریں گی کیونکہ وہ کمزور شخصیت کی مالک ہیں، ان میں خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ جب وہ مردوں کو دیکھتی یا جذبات بھڑکانے والی بات سنتی ہیں تو ان کے کمزوری دکھانے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

ان کی نگہداشت ہر حال میں ضروری ہے۔خاص کر اس دور میں جب فساد زیادہ ہوگیا، زنا عام ہوگیا، بہت سے لوگوں میں دینی اور دنیاوی جذبہ کمزور پڑ گیا۔خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اسباب و وسائل آسان ہو گئے۔اس لیے خواتین کے سرپرستوں پر ان کی حفاظت کی ذمہ داری اور بڑھ گئی ہے۔وہ اپنے بچے اور بچیوں کو ایسی چیزوں کو دیکھنے یا سننے سے بچائیں جو ان کو حرام کی طرف مائل کریں یا اس کی خواہش پیدا کریں۔

اللہ کی نافرمانی کرنے اور بے حیائی کا ارتکاب کرنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے،اس کی غیرت جوش میں آتی ہے اور جرائم پیشہ افراد کی وجہ سے عام لوگوں پر بھی اللہ کی طرف سے عذاب نازل ہوسکتا ہے۔

زنا خطرناک بیماریاں پھیلانے کا سبب بن سکتا ہے، جیسا کہ حدیث

میں آتا ہے اور لوگوں کے بھلائی اور مال سے محروم ہونے کا ذریعہ ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

((وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ))

❀ ❀ ❀

فہرس

......کیا یہ بھی حرام؟

- عرضِ ناشر 9
- موسیقی کا حکم 11

موسیقی کی حرمت کے بارے سلف صالحین کے اقوال 13

- تصویر کشی کا حکم 15
- ڈاڑھی مونڈنے کا حکم 19
- مردوں کے لیے کپڑا لٹکانے کا حکم 21
- تمباکو نوشی کا حکم 26
- غیر مسلم ممالک کی طرف سفر اور عقیدہ و اخلاق پر اس کا برا اثر 32
- سنبھل اے مومن باپ! تیری غیرت کہاں گئی؟ 40

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

ان الحمد لله نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اما بعد !

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب برائی کو دیکھو تو اسے ہاتھ سے روکو، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں تو اسے زبان سے روکو اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو کم از کم اسے دل سے برا جانو اور یہ انتہائی کمزور ایمان ہے۔

آج لوگوں کے ہاں نیکی اور برائی کے پیمانے بدلتے جا رہے ہیں۔ کتنے ہی حرام اور گناہ کے کام ہیں جنہیں گناہ تصور نہیں کیا جاتا اور کتنے ہی اللہ رب العالمین کی طرف سے فرائض اور احکام ہیں جنہیں چھوڑنے کو معیوب نہیں سمجھا جاتا مثلاً ڈاڑھی منڈوانا، ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانا، تصویر کشی، تمباکو نوشی، موسیقی اور غیر مسلم ممالک کی طرف سفر کرنا وغیرہ۔

زیرِ نظر کتابچہ انہی مسائل پر مختصر مگر جامع اور مدلل رسالہ ہے۔ جسے شیخ

عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین حفظہ اللہ تعالیٰ جو کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں، نے دو کبار مفتیان شیخ عبدالعزیز ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کے فتاویٰ اور دروس ونصائح کو ترتیب دیا ہے۔ اسے اردو دان طبقہ کے لیے الشیخ مولانا عبداللہ رفیق حفظہ اللہ نے سلیس اردو زبان میں ترجمہ کر دیا ہے تاکہ عام لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔

دارالاندلس اسے اپنے طباعتی معیار سے شائع کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے مسلمانوں کے لیے مفید اور نفع بخش بنائے۔ آمین!

محمد رمضان اثری

مسئول شعبہ نشر واشاعت مرکز الدعوۃ والارشاد پاکستان

مطبوعات دارالاندلس

المحلّٰی (اردو)	امام ابن حزمؒ
کتاب الجامع (عربی)	حافظ ابن حجر العسقلانیؒ
کتاب الجامع (اردو)	مترجم: عبدالسلام بن محمد
زاد المجاہد	سیف اللہ
ہم جہاد کیوں کر رہے ہیں؟	حافظ عبدالسلام بن محمد
لماذا نجاھد فی کشمیر	حافظ عبدالسلام بن محمد
احکامِ زکوٰۃ وعشر	حافظ عبدالسلام بن محمد
مسائلِ عشر پر تحقیقی نظر	مفتی عبدالرحمٰن رحمانی
قنوتِ نازلہ	محمد زکریا زاہد
اسلامی عقیدہ	حافظ عبدالسلام بن محمد
حصن المسلم	الشیخ سعید بن علی القحطانی
صلوٰۃ المسلم	ابوالحسن مبشر احمد ربانی
تفہیم توحید (اردو)	مترجم: قاری محمد یعقوب شیخ
ہسپتال کی دنیا	الشیخ عبدالعزیز ابن بازؒ
	مترجم: مولانا عبداللہ رفیق

مقالاتِ طیبہ	حافظ عبدالسلام بھٹوی
ہم مائیں لشکر طیبہ کی	ام حماد
آداب زندگی	حافظ عبدالغفار مدنی
ٹی وی کے نقصانات اور فوائد کا جائزہ	ام عبدالرب
دفاع حدیث	عبدالرحمٰن کیلانی
سبیلِ جہاد (نظمیں)	پروفیسر بشیر احمد جاوید
صدائے جہاد	ام حماد
شمشیر وثناں	ام حماد
تکبیر	ام حماد
جنگِ حریت جاری ہے	ام حماد
صرفِ اعدادی	مبشر احمد ربانی
مجاہد کی اذاں	نوید قمر
......کیا یہ بھی حرام؟	مرتب: عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین مترجم: مولانا عبداللہ رفیق
یہ زنجیریں کون توڑے گا؟	(ایک مجاہد قیدی کا خط)
Jihad in the present time by Abdus Salam Bin Muhammad	